پارکری زبان میں "نئے عہد نامہ" کا ترجمہ

[پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" نے پارکری زبان میں "نئے عہد نامہ" کے ترجمے کی تعارفی تقریب کے حوالے سے حسبِ ذیل رپورٹ شائع کی ہے۔ مدیر]

حیدرآباد ڈایوسیس کے قبائلی لوگوں کی سماجی، معاشی اور تعلیمی فلاح و بہبود کے لیے بہت سے کام ہو رہے ہیں اور مشنری ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو معاشرے کے دوسرے لوگوں کی سطح پر لایا جائے۔ رہن سہن اور تعلیمی ترقی کی دوڑ میں وہ بھی دوسروں کے ساتھ مل کر دوڑ سکیں۔ قبائلی کولہی لوگوں کے اپنے رسم و رواج، ثقافت اور زبان ہے اور یہ تمام چیزیں ہندوؤں کی قدیم تاریخ سے صدیوں سے ان کے درمیان موجود ہیں۔ کسی بھی معاشرے یا قبیلے کی خاص پہچان اس کے رسم و رواج اور زبان ہوتی ہے اور ان دونوں ہی کی وجہ سے ہم فوراً پہچانتے ہیں کہ فلاں زبان بولنے والا یا لباس پہننے والا کونسے قبیلے یا قوم سے تعلق رکھتا ہے۔

جب کوئی بھی شخص کسی قوم یا قبیلے کی زبان سیکھ کر اسی میں گفتگو کرتا ہے اور انہی کے رسم و رواج اور ثقافت کی قدر کرتا ہے تو وہ اس قبیلے یا قوم کے قریب آنے کے راستے اپنے لیے خود کھول لیتا ہے اور پھر زبان تو کسی بھی شخص کے لیے خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہے، ہم چاہے دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں، جب ہم کسی ایسے شخص سے ملتے ہیں جو ہماری زبان بول اور سمجھ سکتا ہے تو بڑی اپنائیت کا احساس ہوتا ہے۔ اسی طرح جتنے بھی مشنری یعنی فادر صاحبان، راہبات اور عام مومنین جو قبائلی لوگوں کے درمیان کام کرتے ہیں، ان کا سب سے بڑا فرض زبان سیکھنا ہوتا ہے۔

۱۹۴۰ء سے لے کر اب تک تمام مشنری جو سندھ میں کام کر رہے ہیں، انھوں نے قبائلی لوگوں کی زبان سیکھی اور انہی کی مادری زبان میں خدا کے پاک و پوتر کلام کو ان تک پہنچایا۔ بے شک اب تک پارکری کولہی لوگوں کے پاس خدا کا کلام تصویری بائبل، نئے عہد نامے کے حوالہ جات کے اقتباسات "جیون پرکاش"، گیتوں کی کتاب "کرتن وو" اور مذہبی و دینی تعلیم کی چھوٹی چھوٹی کتابیں تو موجود تھیں، لیکن اب پارکری قوم کی تاریخ میں ۱۶ اگست ۱۹۹۶ء کا ذکر سنہری لفظوں میں لکھا جائے گا، کیونکہ یہی وہ دن ہے جب پارکری قبیلے کے لوگوں سے خدا ان کی مادری زبان میں نئے عہد نامے کی صورت میں خود ہم کلام ہوا ہے۔

نئے عہد نامے کے ترجمے کا کام پانچ سالوں میں پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔ اس مقدس کتاب کا ترجمہ کاتھولک ڈایوسیس آف حیدرآباد اور چرچ آف پاکستان کی مشترکہ محنتوں کا پھل ہے، اور جن

لوگوں نے اس مقدّس فریضہ کے لیے اپنا وقت وقف کیا، ان میں سر فہرست مسٹر رچرڈ ہویل ہیں جن کا تعلق انگلینڈ سے ہے۔ اس کے بعد مسٹر پونم پاسکل پرمار (پارکری) اور ان کے معاون ساتھی مالو کا نام بھی قابل ذکر ہے۔ نئے عہد نامے کی رونمائی کی تقریب ۱۶ اگست کو ماتلی پیرش میں ہوئی جہاں تقریباً سندھ کے ہر علاقے سے لوگ موجود تھے۔ ان حاضرین میں نہ صرف کاتھولک پارکری اور پنجابی کلیسیا کے لوگ تھے، بلکہ دوسری کلیسیاؤں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے بھی اس دعوت کو خوشی سے قبول کیا اور پروگرام میں شمولیت کی۔ یہاں تقریباً چھ سو کے قریب عورتوں، مردوں اور بچوں نے انجیل مقدّس کی رونمائی کی تقریب میں شرکت کی۔

--- بشپ جوزف کوٹس نے ترجمہ کرنے والی ٹیم کی محنتوں اور کاوشوں کو سراہا اور یہ بھی کہا کہ پانچ سالوں کے طویل عرصہ سے نئے عہد نامے کے ترجمے کا کام مختلف کلیسیاؤں کے ممبران کے تعاون سے ہو رہا تھا، لیکن ان پانچ سالوں کے دوران کبھی بھی یہ محسوس نہیں کیا گیا کہ یہ تمام لوگ مختلف کلیسیاؤں سے تعلق رکھتے ہیں، کیونکہ کام ایک تھا۔--- (پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب"، لاہور-۱۶ ستمبر ۱۹۹۶ء)

متفرّق

بلی گراہم کو امریکی سیاست دان خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

[بلی گراہم ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے معروف مسیحی مبلغ ہیں۔ اُن کی باوسائل تنظیم اشاعتِ مسیحیت کے لیے دُنیا بھر میں کوشاں ہے۔ سیٹلائٹ کے ذریعے بلی گراہم اور اُن کے ساتھیوں کے خطابات بیسیوں ممالک میں سُنے جاتے ہیں اور اُن کی مطبوعات وسیع پیمانے پر تقسیم ہوتی ہیں۔ امریکی سیاست دان مختلف اوقات میں بلی گراہم کے مذہبی مقام سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ ۱۹۹۰ء کی خلیجی جنگ میں بائبل اٹھائے ہوئے بلی گراہم کو جارج بش کے ساتھ دکھایا جاتا رہا اور امریکہ کے مذہبی مسیحی حلقے کو باور کرایا گیا کہ بلی گراہم بھی عراق کے خلاف جارحیت کو مسیحی الٰہیاتی نقطہ نظر سے "منصفانہ جنگ" سمجھتے ہیں۔ نومبر ۱۹۹۴ء کے انتخابات میں جب امریکہ کے دونوں ایوانوں میں ری پبلکن پارٹی کو اکثریت حاصل ہو گئی تو امریکہ کی سیاست میں ماضی کی نسبت "مذہب" کا حوالہ بڑھ گیا۔ آج دونوں پارٹیوں کے رہنما اپنے آپ کو ایک دوسرے سے بڑھ کر "مذہب دوست" ثابت کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ چند ماہ پہلے امریکی سیاست دانوں نے بلی گراہم کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا اہتمام کیا